ابُوالبَشَر حضرت آدم

الحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الْخَالِقِ الْعَظِيمِ، الْقَائِلِ فِي كِتَابِهِ الْكَرِيمِ:(وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ)(١). وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، الْقَائِلُ:«النَّاسُ بَنُو آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ»(٢). فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. **أَمَّا بَعْدُ**: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ)(٣).

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے فرشتوں سے فرمایا تھا:(إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ* فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ)(٤).یاد کرو جب تمھارے رب نے فرشتوں سے فرمایا تھا کہ میں گارے سے ایک انسان بنانے والا ہوں پس جب میں اس کو پوری طرح بنادوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدہ میں

(١) الأنعام : ٩٨.
(٢) أحمد : ٨٧٣٦.
(٣) الأعراف : ٣٥.
(٤) ص : ٧١ - ٧٢.

گِر جانا، یعنی باری تعالی نے ملائکہ کو پیشگی اس بات کی اطلاع دی تھی کہ وہ عنقریب ایک بَشَر پیدا کرنے والا ہے اور انہیں یہ حکم دیا تھا کہ جب وہ اس کی تخلیق سے فارغ ہوجائے تو وہ اس انسان کے سامنے سجدہ میں گِر جائیں [1] بہرحال جب اللہ جَلَّ جَلَالُهُ نے سیدنا آدم عَلَيْهِ السَّلَام کی تخلیق مکمل فرمادی ان کو پوری طرح بنادیا اور ان میں اپنی روح پھونک دی تو حضرتِ آدم کو چھینک آئی اس پر انہوں نے توفیق الٰہی سے اللہ کی حمد کی پس سب سے پہلی بات جس کا حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام نے تکلم فرمایا وہ اللہ کی حمد و ثنا ہے اس پر اللہ تعالی نے ان کو اپنی رحمت سے اس کا بہترین بدلہ عنایت فرمایا اور ان سے فرمایا: «رَحِمَكَ اللَّهُ يَا آدَمُ» [2]. اے آدم تم پر اللہ تعالی رحمت فرمائے، پھر خدائے عَزَّوَجَلَّ نے سیدنا آدم عَلَيْهِ السَّلَام کو فرشتوں کے درمیان سلام و تَحِیَّہ کو پھیلانے اور اس کو عام کرنے کا حکم دیا چنانچہ ایک حدیث قدسی میں مذکور ہے کہ باری تعالی نے ان سے فرمایا: «اذْهَبْ إِلَى أُولَئِكَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ، فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ» [3]. ان فرشتوں کی بیٹھی ہوئی جماعت کے پاس جاو اور ان کو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. کہو: تو فرشتوں نے جواب میں: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ

(١) تفسير ابن كثير: (٨١/٧).
(٢) متفق عليه واللفظ للترمذي.
(٣) متفق عليه واللفظ للترمذي.

وَرَحْمَةُ اللَّهِ، کہا: پھر جب وہ سلام کرکے اپنے رب کے پاس واپس آئے تو اللہ تعالی نے ان سے فرمایا کہ: یہی تمھارا اور تمھاری اولاد کا باہمی سلام ہے یعنی سیدنا آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے جس چیز کا علم حاصل کیا وہ السَّلَام اور سلامتی ہے[1] سلام باری تعالی کو بے انتہاء محبوب ہے اللہ نے اس کو اپنے اسماء حُسنیٰ میں شامل فرمایا ہے اور زمین وآسمان میں اس کو عام کرنے کا حکم دیا ہے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى، وَضَعَهُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ، فَأَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ»[2]. بلاشبہ: السَّلَام باری تعالی کے ناموں میں ایک نام ہے جس کو اللہ نے زمین پر اتارا ہے پس سلام کو آپس میں خوب پھیلاؤ، یقیناً سلام انسانوں کے درمیان خیر وبرکت اور الفت و محبت کا سبب ہے اور لوگوں کے جنت میں داخل ہونے کا اہم ذریعہ ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: «لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ»[3]. تم جنت میں نہیں جاسکتے جب تک کہ صاحب ایمان نہ ہو جاؤ اور تم پورے مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم میں باہمی محبت نہ ہو کیا میں

(١) عمدة القاري شرح صحيح البخاري: (٢٠٩/١٥).
(٢) الأدب المفرد: ٩٨٩.
(٣) مسلم: ٩٣.

تمہیں وہ عمل نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تمہارے درمیان محبت اور تعلق پیدا ہوجائے؟(وہ عمل یہ ہیکہ) سلام کوآپس میں خوب پھیلاؤ

اللہ رب العزت کے نیک بندو! جب باری تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا توان کوتمام چیزوں کے اسماء اوران کے نام سکھادیے جیساکہ ارشاد ہے:(وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ)[1]. اور (اللہ) نے آدم کوسارے کے سارے نام سکھادیے پھران کوفرشتون کے سامنے پیش کیااور (ان سے)فرمایا مجھے ان چیزوں کے نام بتلادو اگرتم لوگ سچے ہو، خدائے عزوجل نے ایسا اس لئے کیا تاکہ فرشتوں کے سامنے حضرت آدم کاشَرَف اوران کی فوقیت کوبیان فرمائے اورعلم کے ذریعے نے ان کو فرشتوں پرجو خصوصیت اورفضیلت عطاکی گئی ہے اس کوواضح فرمائے[2] اس سے علم کی فضیلت اور اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے پس انسان کیلئے علم سب سے بڑاتوشہ اورسب سے بڑی دولت ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے اپنی روشن تہذیب کی بنیاد رکھے دنیا میں اللہ کی رضا اور سعادت مندی حاصل کرے اور آخرت کی نعمتوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو اس کے بعداللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کی ذات سے ان کی

---

(١) البقرة : ٣١.
(٢) تفسير ابن كثير : (٢٢٢/١).

بیوی حضرت حَوَّاء کو پیدا فرمایا باری تعالی کا فرمان ہے:(هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا)[1]. وہی ہے جس نے تمکو تنِ واحد سے پیدا کیا اور اسی سے اسکا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے، پس وہ اپنی زوجہ کے ذریعے انسیت اور الفت حاصل کرتے اور ان سے سکون و اطمئنان پاتے[2]. میاں بیوی کے درمیان الفت ومحبت ایک انسانی فطرت ہے جو ابُو البَشَر حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام سے چلی آرہی ہے بہر حال اللہ تعالی نے حضرت آدم اور ان کی بیوی سیدہ حَوَّاء عَلَيْهِمَا السَّلَام کو جنت میں سکونت اور رہائش عطا کی اللہ تعالی کا ارشاد ہے:(وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ)[3]. اور ہم نے کہا: اے آدم! تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو اور اس میں سے جہاں سے چاہو جی بھر کے کھاو مگر اِس درخت کے قریب بھی مت جانا ورنہ تم ظالموں میں شمار ہوگے، پس جنت کا ایک درخت حضرت آدم کی عزیمت اور اپنے رب کی اطاعت پر ان کی ثابت قدمی کا امتحان قرار پایا یعنی اللہ تعالی نے ان کو جنت کی تمام نعمتوں سے لطف اندوز ہونے اور تمام پھلوں کو کھانے کی اجازت عطا کی تھی البتہ ایک درخت کے قریب جانے سے ان کو

---

(١) الأعراف : ١٨٩

(٢) تفسير القرطبي : (٧/٣٣٧) ، وتفسير ابن كثير : (٣/٥٢٥).

(٣) البقرة : ٣٥.

منع فرمادیا تھا[1] پس ابلیس نے ان کے سامنے اس درخت کی بڑی خوبیاں ذِکر کیں اس کو بہت مزین کرکے بیان کیا اور حضرت آدم اور ان کی زوجہ کے سامنے خوب قسمیں کھائیں باری تعالی کا فرمان ہے(وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ* وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ)[2]. اور کہنے لگا تمھارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے صرف اس وجہ سے روکا ہے تاکہ تم دونوں فرشتے نہ بن جاو یا تمہیں ہمیشہ کی زندگی نہ حاصل ہو جائے اور ان کے سامنے قسم کھائی کہ یقین جانو میں تو دونوں کے خیر خواہوں میں سے ہوں، بہر حال ابوالبَشَر حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام اس کے بہکاوے میں آ گئے اور اپنے رب کا عہد اور تاکیدی حکم بھول گئے باری تعالی کا فرمان ہے:(وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا)[3]. اور ہم نے آدم کو پہلے سے ایک بات کی تاکید کر دی تھی ،پھر ان سے بھول ہوگئ اور ہم نے ان میں عزم اور پختگی نہیں پائی حضرت حسن بَصری رحمہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ:حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام سے جب بھی خطا سرزد ہوئی تو(قصداً نہیں بلکہ) فقط بھول چوک سے سرزد ہوئی[4].اس کے بعد حضرت آدم

(١) تفسير الرازي : (٤٥١/٣) ، وتفسير القرطبي : (٢٥١/١١).
(٢) الأعراف : ٢٠ - ٢١.
(٣) طه : ١١٥.
(٤) تفسير الرازي : (١٠٦/٢٢).

عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے فعل پر بہت ندامت ہوئی اپنے رب کے سامنے اپنے گناہ کا اقرار کیا توبہ واِستغفار کیا مکمل طور پر اللہ کی طرف مائل ہوئے اور انہوں نے اور ان کی بیوی نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا: ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾(۱). ان دونوں نے پکارا کہ: اے ہمارے رب! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے ہیں، اور اگر تو نے ہمیں مُعاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم نامُراد و ناکام لوگوں میں شامل ہوجائیں گے۔ پس اللہ نے ان کو منتخب فرمالیا ان کی توبہ قبول فرمالی اور اُنہیں ہدایت پر ثابت قدمی عطا کردی باری تعالی کا فرمان ہے: ﴿ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَى﴾(۲). پھر ان کے رب نے ان کو چُن لیا چنانچہ ان کی توبہ قبول فرمالی اور اُنہیں ہدایت عطا فرمادی، اسی طرح اللہ تعالی ہر اس بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے جو اس کی بارگاہ میں سچی اور خالص توبہ کرتا ہے جیسا کہ حضرت آدم اور ان کی بیوی حضرت حوَّا علیہما السلام نے خالص توبہ کی تھی رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ»(۳). سارے انسان بکثرت خطائیں کرنے والے ہیں جبکہ خطاکاروں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں

(۱) الأعراف: ۲۳.
(۲) طه: ۱۲۲.
(۳) ابن ماجه: ٤٢٥١.

آپس میں انسانیت کا رشتہ رکھنے والو! بلاشبہ ہم سب انسانی بھائی ہیں حضرت آدم علیہ السلام ہمارے باپ اور ہم سب ان کی اولاد ہیں رسول انسانیت ﷺ کا فرمان ہے:«يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى»[1]. لوگو! سن لو تمھارا رب ایک ہے تمھارے باپ ایک ہیں غور سے سن لو! کسی عربي کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربي پر اور کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت نہیں ہاں مگر تقوی کے ذریعے، یعنی فقط تقوی اور عبادت ہی کی بدولت کسی انسان کو دوسرے پر فضیلت حاصل ہوسکتی ہے پس بنو آدم کے درمیان رنگ ونسل میں تنوع اور دین وعقیدے میں اختلاف انسانی فطرت ہے جو اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ لوگ مِل جُل کر زندگی گذاریں اور ایک دوسرے کو خوشدلی کے ساتھ قبول کریں کیونکہ سارے لوگوں کی اصل اور جڑ حضرت آدم کی طرف لوٹتی ہے کسی بھی انسان کو دوسرے پر فضیلت اور برتری محض اپنے رب کی اطاعت وعبادت اور دوسروں کے ساتھ احسان وکرم کی بدولت حاصل ہوتی ہے یقیناً اللہ تعالی نے بحیثیت انسان سیدنا آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کو عزت واحترام سے مخصوص فرمایا ہے

---

(١) أحمد : ٢٣٤٨٩.

اور انکو تمام مخلوقات پر فضیلت اور تکریم بخشی ہے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشاد ہے: (وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا)[1]. اور ہم نے آدم کی اولاد کو عزت بخشی اور ہم نے ان کو خشکی اور دریا میں سوار کیا اور ان کو نفیس نفیس چیزیں عطا فرمائیں اور ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوقات پر فوقیت دی، ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمد عربی ﷺ کی سیرت مبارکہ میں انسانی کرامت کے احترام کی بے شمار مثالیں موجود ہیں اور عقیدہ یا رنگ و نسل سے قطع نظر شرافت انسانی کی قدردانی اور عزت افزائی کے بہت سارے نمونے ملتے ہیں. یااللہ یاکریم! ہم سب کو آپس میں مِل جُل کررہنے کی توفیق عطا فرما ہم سب کو بلاتفریق رنگ ونسل ساری انسانیت کے احترام کی توفیق عطا فرمادے اوراپنی رحمت وعنایت سے نوازدے *** فَاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[2].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) الإسراء : ٧٠.
(٢) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملت اسلامیہ میرے عزیز دوستو ! اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام اوران کی اولاد کو محض اپنی معرفت اور عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ اس کا ارشاد ہے:(وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ)[1]. اور میں نے جنات اور انسان کو اس کے علاوہ کسی اور کام کیلئے نہیں پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں،اسی طرح اللہ جل جلالہ نے انسانوں کو زمین آباد کرنے اور اس کی تہذیب وتمدن کو تعمیر کرنے کا مکلف بنا یا ہے اللہ رب العزت کا فرمان ہے :(هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا)[2].اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اوراس میں تم کو آباد کیا،یعنی تم لوگوں کو زمین میں پیدا کیا تاکہ تم اس کو آباد کرو اوراس کی برکات وخیرات سے فائدہ حاصل کرو[3] اس پاکیزہ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے انسانیت کا آپسی تعاون انتہائی ضروری ہے تاکہ تہذیب وتمدن

(١) الذاريات: ٥٦.
(٢) هود: ٦١.
(٣) تفسير ابن كثير: (٤/٣٣١).

کو باہم تکامُل اور ترقی حاصل ہو اور روئے زمین پر امن و سلامتی کا بول بالا ہو اور تمام انسانوں کو سعادت مندی اور کامیابی حاصل ہو سیدنا آدم عَلَيْهِ السَّلَام کے قصے میں ہمیں بے شمار معانی اور نصیحتوں کا علم حاصل ہوتا ہے ،مثلا اللہ کی حمد و ثناکرنا،اس کی نعمتوں پر شکراداکرنا ،آپس میں سلام کو عام کرنا،علم کے درجات میں ترقی کرنااور بیوی کے مقام ومرتبہ کی معرفت وغیرہ ان کے علاوہ اور بہت سے معانی اور دروس ہیں ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں اور بچیوں کو ان کی اہمیت سے آگاہ کریں اور ان کے دلوں میں ان معانی اور اسباق کو پختہ کریں آخرمیں دعاہے کہ اِلٰہَ العٰلَمِیۡن ہم سب کواپنے باپ حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام کے قصے سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطافرما ہمارے اندرانسا نیت کی پاکیزہ صفات پیدافرمادے اوراپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا أَمَرَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ فِي كِتَابِهِ الْمُبِينِ:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)[١]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ إِنَّ الشَّيخ سلطان بن زَايِدْ قَدْ حَلَّ بِجِوَارِكَ، فَارْحَمْهُ رَحْمَةً وَاسِعَةً، وَأَنْعِمْ عَلَيْهِ بِمَغْفِرَتِكَ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَاخْلُفْهُ فِي أَهْلِهِ، وَارْفَعْهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَأَفِضْ

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

عَلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَنَا الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ، مَعَ النَّبِيِّينَ وَالْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخْ خَلِيفَةْ بْنَ زَايِدْ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ نِعَمَكَ، وَجُودَكَ وَفَضْلَكَ، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا وَأَهْلِهَا، واجْعَلْهَا دَائِمًا فِي سَعَادَةٍ، وَمِنَ الْخَيْرِ فِي زِيَادَةٍ.

اللَّهُمَّ يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، يَا غَفُورُ يَا كَرِيمُ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَاهْدِنَا وَارْزُقْنَا، وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا، وَعَلَى طَاعَتِكَ أَعِنَّا، وَإِلَى الْخَيْرِ دَائِمًا وَفِّقْنَا.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ:اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.